اِمام احمد رضا

اور

جَامعۃُ الازہر

اقبال احمد اختر القادری

بزمِ رضویّہ

سلسلہ نمبر 41

نام کتاب	امام احمد رضا اور جامعۃ الازھر
تحریر	ڈاکٹر اقبال اختر القادری
پروف ریڈنگ	مولانا سرفراز اختر القادری
تعداد	گیارہ سو 1100
سن اشاعت	۱۴۲۰ھ / 1999ء
صفحات	32
ناشر	بزم رضویہ لاہور
قیمت	

ملنے کا پتہ

☆ بزم رضویہ گلی نمبر 14 مکان نمبر 37 داتا نگر بادامی باغ لاہور
☆ المختار پبلی کیشنز: 25 جاپان مینشن رضا چوک ریگل صدر کراچی
☆ رضا اکیڈمی بمبئی

خصوصی تعاون برائے اشاعت

جناب محترم محمد شاہد بٹ صاحب

سرپرست اعلیٰ

بزم رضویہ رجسٹرڈ لاہور

عرض اقبال

پیش نظر مقالہ بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان کے مجلّہ "امام احمد رضا کانفرنس" کے لئے لکھا گیا تھا۔۔۔ اہل علم احباب نے پسند فرماتے ہوئے اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ اسے الگ سے اضافات کے ساتھ رسالہ کی صورت میں شائع کر کے عالمی سطح پر تقسیم کیا جانا چاہئے جبکہ پروفیسر شیخ سید حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ (استاذ کلیتہ اللغات والترجمہ' جامعہ الازہر' مصر) نے فرمایا کہ اسے عربی اور انگریزی میں کر کے عرب دنیا میں پھیلایا جائے تاکہ اہل عرب اس عظیم امام الاکبر مجدد کی طرف متوجہ ہوں۔

فقیر نے اس مقالہ میں اضافات کے ساتھ ساتھ مخطوطات کے عکوس بھی شامل کر دیئے ہیں۔۔۔ مولانا ممتاز احمد سدیدی ابن علامہ شرف قادری اور فقیر کے چھوٹے بھائی مولانا سرفراز احمد اخترالقادری سلمہ اس کا عربی ترجمہ فرما رہے ہیں۔۔۔ اس اہم رسالہ کی اشاعت پر بزم رضویہ لاہور لائق تحسین ہے' اللہ تعالیٰ تمام اراکین و معاونین کو نوازے۔ (آمین)

از اقبال احمد اخترالقادری
مصطفیٰ کالونی L-317/5-B-2
گلشن احمد رضا' نارتھ کراچی
کراچی 75850

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امام احمد رضا

اور

جامعہ ازھر

○

ملت اسلامیہ اور عالم اسلام پر حضرت امام احمد رضا حنفی علیہ الرحمہ کے بے شمار احسانات ہیں، خصوصاً" دنیائے عرب پر---- چودھویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری عالم پیدا ہوا ہو جس نے آٹھ سو (۸۰۰) فارسی و اردو کتب و رسائل کے علاوہ صرف عربی میں تقریبا" دو سو (۲۰۰) کتب و رسائل تحریر کئے ہوں---- یہ فقط امام احمد رضا ہی کا اعزاز ہے---- وہ ہندی ہوتے ہوئے بھی عربی تھے---- چنانچہ دنیائے عرب کے ایک فاضل پروفیسر شیخ سید حازم مصری

فرماتے ہیں کہ ---

"امام اکبر مجدد (احمد رضا خاں) نے اپنی مادری زبان
اردو کی نسبت عربی میں زیادہ کام کیا' اس لئے کہ وہ
فطرت کے اعتبار سے عربی تھے ---"(۱)

ایسے میں ملت اسلامیہ خاص کر اہل عرب کا فرض بنتا ہے کہ امام احمد رضا کے افکار و خیالات سے نہ صرف خود مستفید ہوں بلکہ علمی تحقیق کر کے ساری دنیا کے سامنے حقائق پیش کریں ---

امام احمد رضا پر ۱۹۶۸ء سے جامعات میں تحقیق کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا اب تک جاری ہے' جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے' اس میں تیزی آرہی ہے(۲) --- امام احمد رضا کی شخصیت اور فکر و فن پر کئی فضلاء ڈاکٹریٹ' ایم۔ فل اور ایم۔ ایڈ کے مقالات تحریر کر چکے ہیں لیکن یہ سارا کام ایشیاء اور یورپ کی جامعات ہی میں ہوا --- عرصہ سے ضرورت تھی کہ عرب اور خاص کر عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی "جامعتہ الازہر" (قاہرہ' مصر) میں بھی اس ہمہ گیر شخصیت کے حوالے سے علمی و تحقیقی کام ہو' مگر نہ ہو سکا۔

دیگر بلاد اسلامیہ کی طرح جامعہ ازہر کے اساتذہ و علماء بھی امام احمد رضا کی حیات ہی سے ان کو نہ صرف امام علم و فن مانتے ہیں بلکہ مجدد تسلیم کرتے ہیں(۳) --- امام احمد رضا کا ۱۳۴۰ھ /۱۹۲۱ء میں وصال ہوا جبکہ حضرت شیخ موسیٰ الشامی الازہری الاحمدی الدردیری نے ۱۳۳۰ھ /۱۹۱۲ء میں امام احمد رضا کی کتاب "الدولتہ المکیہ" پر تقریظ تحریر کی تھی' جس میں فرمایا :

"میں نے رسالہ الدولتہ المکیہ کا مطالعہ کیا' اس کو شفاء پایا اور اہل حق یعنی اہلسنّت و جماعت کے دلوں کی دوا پایا---- مصنف کتاب شیخ احمد رضا خاں' اماموں کے امام' اس امت کے دین کے "مجدد" ہیں۔(۴)

اسی طرح شیخ ابراہیم عبدالمعطی السقا الشافعی (مدرس' جامعہ ازہر) نے اپنی تقریظ میں فرمایا :

"یہ رسالہ (الدولتہ المکیہ) نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے' اللہ تعالیٰ اس کے مولف کو دین حق اور مشرب صحیح کی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے----"(۵)

شیخ عبدالرحمٰن المدحنن المصری الحنفی (مدرس' جامعہ ازہر) نے ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں فرمایا :

"مدینہ منورہ کے بعض افاضل نے رسالہ ہذا الدولتہ المکیہ کی خبر دی' میری زندگی کی قسم' مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی و وافی دلائل جمع کر دیئے ہیں۔"(۶)

پھر تقریباً" پچاس سال بعد ۱۹۶۳ء میں حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری الازہری مدظلہ (نبیرہ امام احمد رضا و جانشین مفتی اعظم ہند) نے جامعہ ازہر میں امام احمد رضا کے تبحر علمی کا ازسرنو تعارف کرایا تو وہاں کے اساتذہ حیران رہ گئے۔ چنانچہ جب علامہ موصوف جامعہ الازہر کے کلیہ اصول الدین میں زیر تعلیم تھے تو سالانہ زبانی امتحان کے موقع پر

تقريظات علماء الازہر

بسم الله الرحمن الرحيم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على صاحب الرسالة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وبعد فهذه رسالة
جليلة المقدار عالية المنار جزى الله مؤلفها عن الدين الحق والمشرب الصحيح خير الجزاء ونفع بها كل من تلقاها
بالقبول وجعل مؤلفها على الدوام سيفا مسلولا في رقاب اعداء الدين

كتبه الفقير الى الله عز شانه
ابراهيم عبد المعطي السقا
حفيد المغفور له
العلامة السقا
المدرس بالازهر

بسم الله الرحمن الرحيم
حمدا لمولانا المرشد من استرشد والصلاة والسلام على رسوله الذي بالمعجزات تأيد
اما بعد فلما من الله علينا بزيارة قبر سيد الوجود صلى الله عليه وسلم وذلك في شهر رمضان
المعظم سنة ١٣٢٩ هجريه على صاحبها افضل الصلاة وازكى التحيه اطلعني بعض افاضل
المدينه المنوره على هذه الرسالة المحررة المسماة بالدولة المكيه في الرد على الوهابيه
لمؤلفها الفاضل الشيخ احمد رضا جزاه الله احسن الجزا ولعمري فلقد جمع فيها من الادلة
ما به الكفايه ولا ينفع الحسود تطويل العبارة ايد الله علماء السنة والجماعة وخذل اهل
البدع والضلاله وجعلنا من الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه والحمد لله رب العالمين

كتبه عبد الرحمن
الحمد على المصرى
الحنفي المدرس
بالازهر
الشريف

شیخ ابراہیم عبد المعطی الشافعی الازہری اور شیخ عبد الرحمٰن الحطی مصری کی "الدولة المکیہ" پر تقاریظ (قلمی) کا عکس

ممتحن نے پوری کلاس سے علم الکلام کے چند سوالات کئے مگر سوائے علامہ ازہری موصوف کے کوئی بھی جواب نہ دے سکا۔ آپ کے صحیح جوابات دینے پر ممتحن نے حیرت سے استفسار کیا کہ آپ تو حدیث و اصول حدیث پڑھتے ہیں، علم الکلام میں کیسے جواب دیا؟---- آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے مجد امجد امام احمد رضا کی قائم کردہ "جامعہ رضویہ منظراسلام" بریلی میں علم الکلام پڑھا تھا۔(۷)

جامعہ ازہر میں آپ نے علامہ شیخ محمد سماحی (شیخ الحدیث، جامعہ ازہر) اور علامہ شیخ محمود عبدالغفار (استاذ الحدیث جامعہ ازہر) سے اکتساب علم کیا۔

عہد حاضر کے علماء میں سب سے پہلے پروفیسر ڈاکٹر شیخ محی الدین الوائی (مدرس جامعہ ازہر) نے امام احمد رضا پر ایک وقیع مقالہ تحریر فرمایا جو قاہرہ کے مشہور جریدہ "صوت الشرق" کے شمارہ فروری ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا، جس میں وہ فرماتے ہیں :

> "مولانا احمد رضا خاں کی تصانیف تقریباً" پچاس فنون پر مشتمل ہیں، جن فنون میں آپ کی تصانیف ملتی ہیں ان میں سب سے زیادہ تعجب خیز اور نادر علم زیجات، علم جبر و مقابلہ و علم طبقات الارض ہیں۔" "ہندوستان میں علوم عربیہ اسلامیہ کی تاریخ نشر و اشاعت میں آپ کے قلم سے نکلے ہوئے ہزاروں روشن و تابناک ابواب ہیں۔"(۸)

۱۹۹۵ء میں پروفیسر شیخ سید حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ

...حص واحد ، ولكن مولانا احمد
...كان قد برهن على عكس هذه
...رية التقليدية ، فكان شاعرا ذا
...ل خصيب ، وتشهد له بذلك
...نه الشعرية باللغات الفارسية
...ردية والعربية . وديوانه المعروف
« حدائق بخشش » ، « حقائق
...ات » في مدح الرسول ، مشهور
...ساط شعراء الهند ، بجانب مؤلفاته
...ة في علوم الفلسفة والفلك والرياضة
...ن والادب .

مؤلفاته

ويبلغ مجموع مؤلفاته ، ما بين مخطوط ومطبوع ، حوالى الف كتاب في مختلف اللغات ، ونشير هنا الى بعض مؤلفاته العربية :

١ ـ الزلال الانقى عن بحر سفينة في علم التفسير .
٢ ـ حاشية تفسير البيضاوى .
٣ ـ حاشية تفسير خازن .
٤ ـ حاشية الدر المنثور .
٥ ـ حاشية معالم التنزيل .
٦ ـ مدارج طبقات الحديث .

مولانا شبلى النعمانى ، عاصر مولانا احمد رضا خان في الهند ..

٧ ـ حاشية البخارى .
٨ ـ حاشية مسلم .
٩ ـ حاشية الترمذى .
١٠ ـ الروض البهيج في آداب التخريج

وله مؤلفات في خمسين فنا من الفنون المتعددة ، ومن اغرب هذه الفنون التى الف فيها مولانا احمد رضا خان علم الزيجات ، وعلم الجبر والمقابلة ، وعلم طبقات الارض . وقد جمعت الفتاوى الشرعية التى اصدرها مولانا احمد رضا في شتى المسائل الفقهية فبلغت احد عشر مجلدا وتعرف باسم « الفتاوى الرضوية » .

ويقام الآن معهدان علميان تخليدا لذكرى هذا العالم الجليل ، احدهما « الجامعة الرضوية » بمدينة « بريلوى » ، والآخر « المدرسة الامجدية » بمدينة كراتشى ، ويعتبر كل منهما ... للعلوم العربية والاسلامية .

وفاته

توفى مولانا شاه احمد رضا خان في سنة ١٣٤٠ هـ بعد حياة حافلة من النشاط العلمي والفكري ، وبعد أن ترك ذخائر قيمة من نتاج تجاربه العلمية والادبية للاجيال القادمة ، ومازال ضريحه بمدينة « بريلوى » في الهند مزارا لمريديه ...

محيى الدين الالوائى
المدرس بجامعة الازهر

- ١٢ -

صوت الشرق قاہرہ کے شمارہ فروری 1920 کا عکس

(اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، کلیتہ اللغات و الترجمہ جامعتہ الازہر، مصر) اپنے ایک مطالعاتی دورہ پر پاکستان تشریف لائے اور امام احمد رضا سے متعارف ہوئے تو ان کے علمی کمالات کا جان کر ششدر رہ گئے اور "امام اکبر مجدد" کا خطاب دیتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ :

"میری خواہش ہے کہ عربی زبان کے محبین اور قارئین جن کی مادری زبان عربی ہے انہیں اس جلیل القدر علامہ، عظیم شاعر، امام اکبر مجدد، امام اہلسنّت و جماعت شیخ محمد احمد رضا خاں سے متعارف کراؤں، ہم دیکھتے ہیں کہ امام اکبر مجدد نے اپنی مادری زبان اردو کی نسبت عربی میں زیادہ کام کیا، اس لئے کہ وہ فطرت کے اعتبار سے عربی تھی۔"(۹)

جب فاضل موصوف نے امام احمد رضا کے بعض عربی اشعار ملاحظہ کئے تو عربی دیوان کا مطالبہ کیا--- نہ ملنے پر انہوں نے عربی اشعار کی ترتیب و تدوین کا کام خود شروع کر دیا کہ اس عظیم فرزند اسلام کا تمام عالم اسلام اور خاص کر اہل عرب پر بڑا احسان ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ :

"ہم اس امام اکبر مجدد کی مدح و ثنا میں جو کچھ بھی تحریر کریں ان کا حق ادا کرنے سے قلمیں عاجز رہ جائیں گی، انہوں نے اپنی پوری زندگی ایسے ماحول میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کے لئے وقف کر رکھی تھی جس میں اہلسنّت و جماعت کے مخالف فرقے بکثرت

تھے۔"

"وہ کثیر مطالعہ اور وسیع اطلاع والے متبحر عالم
تھے ان کا قلم تیز رفتار اور تصنیف و تالیف بلند پایہ
ہیں۔" (۱۰)

فاضل موصوف نے کچھ ہی عرصہ میں ۳۵۰ صفحات پر مشتمل امام احمد رضا کے عربی اشعار کا ایک مجموعہ تیار کرلیا اور ایک جامع مقدمہ بھی تحریر کیا۔ یہ مجموعہ ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اور رضا اکیڈمی لاہور کے اشتراک سے "بساتین الغفران" کے نام سے شائع ہوا---- ان کے اس تاریخی، تحقیقی کارنامہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بین الاقوامی اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے انہیں

"امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ ۱۹۹۸ء"

پیش کیا ہے---- دریں اثناء امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۸ء منعقدہ ۶ر جون ۱۹۹۸ء کراچی میں فاضل موصوف کو بحیثیت مہمان مقالہ نگار مدعو کرکے پاکستان کے اہل علم و فن میں ان کی خدمات کو متعارف کرایا گیا جبکہ پروفیسر موصوف نے کانفرنس میں امام احمد رضا کے حوالے سے عربی میں مقالہ بھی پیش فرمایا (۱۱)---- فاضل موصوف نے امام احمد رضا کے حوالے سے ایک اور تحقیقی مقالہ "الدراسات الرضویہ فی مصر العربیہ" تحریر فرمایا---- جو مئی ۱۹۹۸ء میں دارالثقافۃ للنشو والتوزیع نے قاہرہ (مصر) سے شائع کیا ہے (۱۲)---- یہی مقالہ رضا فاؤنڈیشن لاہور نے کچھ اضافات کے ساتھ "الامام اکبر المجدد احمد رضا خاں والعالم العربی" کے

"إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا"

الديوان العربي

الموسوم بـ

لمعالي فضيلة الإمام الأكبر المجدد إمام أهل السنّة والجماعة

محمد أحمد رضا خان رحمه الله تعالى

١٢٧٢هـ ١٣٤٠هـ

جمعه ورتبه وضبطه وحققه وقدم له وأردفه بملحق

الأستاذ حازم محمد أحمد عبد الرحيم المحفوظ

بكلية اللغات والترجمة جامعة الأزهر الشريف. القاهرة. مصر

والاستاذ الزائر بجامعة بنجاب والجامعة النظامية الرضوية. لاهور. باكستان

طبع بمشاركة

اكاديمية رضا، ستهلك بورت، بريطانية ٥ رضا دار الاشاعة لاهور

مجمع بحوث الامام احمد رضا، كراتشي باكستان

الدراسات الرضوية في مصر العربية

تأليف

حازم محمد أحمد المحفوظ

قسم اللغة الأردية وآدابها

جامعة الأزهر الشريف

١٤١٩هـ - ١٩٩٨م

دار الثقافة للنشر والتوزيع

٢ شارع سيف الدين المهراني الفجالة

ت ٩٠٤٦٩٦ القاهرة

الإمام الأكبر المجدد

محمد أحمد رضا خان

و

العالم العربى

تأليف:

الأستاذ السيد حازم محمد أحمد عبدالرحيم المحفوظ

مدرس مساعد اللغة الاردية وآدابها

جامعه الأزهر الشريف -القاهره - مصر

والأستاذ الزائر بإدارة تحقيقات الإمام أحمد رضا خان - كراتشي

والجامعة النظامية الرضوية - لاهور - باكستان

رضا فاونڈيشن - لاهور - باكستان

نام سے اگست ۱۹۹۸ء میں پاکستان سے بھی شائع کر دیا ہے جس کی ضخامت ۲۴۰ صفحات ہے---- پروفیسر سید حازم ازہری' پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے مرتب کردہ امام احمد رضا کے دیوان حدائق بخشش کا انتخاب "انتخاب حدائق بخشش" کا عربی میں ترجمہ بھی کر رہے ہیں جبکہ درج ذیل عنوان پر ایک تحقیقی مقالہ بھی تحریر فرمایا ہے جس کا خلاصہ قاہرہ سے شائع ہونے والے ہفتہ وار میگزین "آفاق العربیہ" نے اپنی ۱۸ر فروری ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔

"محمد احمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی

شیخ مشایخ التصوف الاسلامی واعظم شعراء

المدیح النبوی فی العصر الحدیث" (۱۳)

پروفیسر موصوف' امام احمد رضا کے قائم کردہ مدرستہ العالیہ "جامعہ رضویہ منظر اسلام" کے حوالے سے بھی کام کر رہے ہیں جس کا ذکر انہوں نے اپنے مقالہ "امام الاکبر المجدد" میں درج ذیل عنوان سے کیا ہے۔

بحث علمی مخطوط

مدرستہ بریلی الاسلامیتہ الفکریتہ

پروفیسر شیخ حازم صاحب نے امام احمد کے مشہور نعتیہ سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کا عربی نثر میں ترجمہ کر کے' مصر کے معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر حسین مجیب مصری سے عربی نظم میں ترجمہ کرایا ہے جوکہ قاہرہ سے شائع ہو چکا

(مخطوط غير تام)

الترجمة العربية

لانتخاب حدائق بخشش

ترجمـــــة

أ.د/ محمد مبارز ملك

حازم محمد أحمد المحفوظ

آفاق عربية • العدد (٣٩٦) • الخميس ٢ ذو القعدة ١٤١٩ هـ - ١٨ فبراير ١٩٩٩م • الصفحة السادسة

«محمد أحمد رضا خان» الحنفى القادرى البريلوى

شيخ مشايخ التصوف الإسلامى وأعظم شعراء المديح النبوى فى العصر الحديث

بقلم:
حازم عبدالرحيم المحفوظ
كلية اللغات والترجمة
جامعة الأزهر الشريف

ارغب فى اطلاع القارئ الكريم على شخصية علم من أعلام الإسلام فى القرن الحالى. أحب العرب - على الأخص - ووقف حياته كلها من أجل نشر الإسلام بين الهندوس والسيخ فى موطنه شبه القارة الهندية، واصلاح أحوال الشعب المسلم فى بلاده. ودعا إلى وحدة الأمة الإسلامية فى فترة كان الاستعمار الغاشم يهيمن فيها على مقدرات أمتنا الإسلامية.

«محمد أحمد رضا خان» بن «نقى على خان» بن «رضا على خان». يرجع نسبه إلى قبيلة أفغانية تسمى «برهيج» من قبائل ضواحى مدينة «قندهار» بأفغانستان. قدم أباؤه إلى شبه القارة واستوطنوا مدينة بريلى بإقليم اتربرديش. وكان والده «نقى على خان» وجده «رضا على خان» من أكابر علماء أهل السنة والجماعة الذين أسهموا بدور كبير فى التصدى لعقائد الفرق الضالة، بالتأليف والتصنيف والموعظة الحسنة والمناظرة.

ولد «محمد أحمد خان» فى مدينة «بريلى» فى شوال ١٢٧٢ هـ يونيو ١٨٥٦م وتوفى فى صفر ١٣٤٠ هـ أكتوبر ١٩٢١م ودفن بمشهده الحالى بمدينة «بريلى».

وكانت حياته حافلة فى خدمة الإسلام وأهله. وقد اشتهر بين معاصريه بتقواه وورعه وتصوفه المستنير وعلمه الغزير وحبه الصادق لسيدى حضرة الرسول الأعظم - صلوات ربى وتسليماته عليه - والدفاع عن مذهب وعقائد أهل السنة والجماعة. و انقاد أكابر العلماء ورجال الدين فى العصر الحاضر والمعاصر -فى كل من باكستان وبنجلاديش وأفغانستان والهند- لكل فتاواه واجتهاداته التى أساسها القرآن الكريم والحديث النبوى الشريف وإجماع علماء الأمة والقياس.

تتلمذ رضا خان على يد علماء أجلاء وشيوخ أعلام. وأنهى دراسته ولما يتجاوز الرابعة عشرة من عمره. وبعدها عكف على تثقيف نفسه بالبحث والمطالعة فى شتى العلوم.

شرع «محمد أحمد رضا خان» حياته العلمية بالتدريس والإفتاء والتصنيف والوعظ والإرشاد. إلا أنه خصص معظم وقته وجهده فى إصدار الفتاوى وفق المذهب الحنفى، إلى جانب التأليف. وقد ألف أكثر من ألف كتاب باللغات الأردية والعربية والفارسية فى خمسة وخمسين علما وفنا. بالإضافة إلى ثلاثة دواوين شعرية هى ديوان أردى فى ثلاثة أجزاء تحت عنوان «حدائق بخشش» وديوان عربى تحت عنوان «بساتين الغفران» وديوان فارسى تحت عنوان «أرمغان رضا». وقد عرف بلقبه الشعرى الشهير «رضا». وأعظم قصائده فى المديح النبوى الشريف - وفى اللغة الأردية على الإطلاق - قصيدته التى تسمى «القصيدة السلامية» والتى تشتهر بكونها «قصيدة البردة فى الأردية».

وهو صاحب منهج مستنير فى المديح النبوى الشريف يقول: «لقد تعلمت المديح النبوى من القرآن الكريم». كما كان يشعر بأن المديح النبوى الشريف أصعب وأدق الأغراض الشعرية عند الشاعر الصادق فى محبته لحضرة الرسول الأعظم صلى الله عليه وسلم. ولهذا نجده يبين الطريق الصحيح للذين يتصدون للنظم فى هذا الفن فيقول: «مدح حضرة النبى صلى الله عليه وسلم كالمشى على حد السيف، إن بالغت زاحمت الألوهية، ولو قصرت ارتكبت النقيصة».

وفى ضوء منهجه المستنير هذا نظم مئات المنظومات باللغات الأردية والعربية والفارسية. تدل دون ريب على شدة محبته لحضرة الرسول الأعظم وآل بيته الأطهار وصحابته الكرام وأولياء الله. ولقد لقبه أكابر معاصريه بلقب: «محب الرسول المصطفى» ولقبه أكابر العلماء ورجال الدين فى الوقت الحاضر بلقب: «حسان العصر».

قام «محمد أحمد رضا خان» بإعداد كتب كثيرة فى بيان مقام ومنزلة حضرة الرسول الأعظم، تلك المنزلة السامية التى لا يدنو منها أحد من الخلق على الإطلاق. نذكر أسماء بعضها - على سبيل المثال - والتى أعدها باللغة الأردية: «سلطنة المصطفى فى ملكوت كل الورى». «هدى الحيران فى نفى الفئ عن سيد الأكوان». «مبين الهدى فى نفى إمكان مثل المصطفى».

ولا يفوتنا أن نذكر له الترجمة الأردية العظيمة لمعانى ألفاظ القرآن الكريم والتى تحمل اسم: «كنز الإيمان فى ترجمة القرآن». وقد امتدحها أكابر علماء أهل السنة والجماعة فى شبه القارة.

وعن مكانته يقول حكيم الأمة وشاعر الإسلام العلامة «محمد إقبال»: «لم يولد فى الآونة الأخيرة فى شبه القارة الهندية عبقرى مثل الإمام «محمد رضا خان» - رحمة الله عليه - كما هو ظاهر فى فتاواه. فهى شاهدة على ذكائه وجودة طبعه وكمال فقهه وتبحره فى العلوم الدينية. ومما اعتاده الإقدام على التفكير العميق قبل إظهار الرأى. وهذا هو السبب فى تصلبه بآرائه وعدم احتياجه إلى الرجوع فى فتاواه».

ولهذه المكانة والمنزلة يحتفى المسلمون فى شبه القارة الهندية بهذا الرجل فتعقد الاحتفالات الرسمية والشعبية سنوياً. وكان آخرها المؤتمر العالمى الذى نظمه مركز بحوث الإمام أحمد رضا خان بمدينة كراتشى فى شهر صفر من العام الحالى ١٤١٩ وشارك فيه علماء وأدباء من عدة دول، وشرفت بالمشاركة فيه ببحث عن (الدراسات الرضوية فى مصر العربية) تضمن الدراسات العلمية التى أجريت حول هذا العالم فى الجامعات المصرية وجامعة الأزهر على الأخص. وأعتقد أن هذه الاحتفالات هى أبسط تكريم لعلماء الأمة ومفكريها وأفضل وسيلة لبعث الأمة الإسلامية من جديد.

ہفت روزہ "آفاق العربیہ" قاہرہ شمارہ 18 فروری 1999ء کا عکس

بحث علمی مخطوط

مدرسة بريلى الإسلامية الفكرية

إعـــداد

حازم محمد أحمد المحفوظ

كليات اللغات والترجمة - جامعة الأزهر الشريف

القاهـــرة

١٤١٩هـ - ١٩٩٨م

ہے' پاکستان میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا شائع کر رہا ہے اور اب یہ دونوں فاضل اس پر مقدمہ تحریر کر رہے ہیں جبکہ "سلام رضا" کی عربی میں شرح کا سلسلہ بھی جاری ہے۔(۱۴)

جامعہ ازہر' شعبہ فارسی کے فاضل استاد ڈاکٹر خلیل عبدالحمید نے امام احمد رضا کے فارسی مجموعہ کلام "ارمغان رضا" کا عربی نثر میں ترجمہ کیا ہے جبکہ بین الاقوامی شہرت کے حامل مصر کے نامور مصنف و محقق ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے "ارمغان رضا" کے اس نثری ترجمہ کو عربی نظم میں منتقل کر لیا ہے۔ ڈاکٹر حسین مجیب مصری کا امام احمد رضا کی طرف متوجہ ہونا اہلیان مصر ہی کو نہیں بلکہ تمام اہل عرب کو دعوت فکر دیتا ہے--- ان کی شخصیت عرب دنیا کے علمی حلقوں میں مشہور و معروف ہے' مصر کی "جامعتہ الازہر"--- "جامعتہ القاہرہ"--- اور--- "جامعتہ عین شمس" جیسی یونیورسٹیوں میں ان کے شاگرد لیکچرار ہیں--- جامعتہ القاہرہ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے علاوہ ان کے پاس ڈاکٹریٹ کی پانچ اعزازی ڈگریاں ہیں--- دنیا کی آٹھ زبان و ادب پر عبور رکھتے ہیں--- مختلف زبانوں میں ساٹھ (۶۰) کتب کے علاوہ عربی' فارسی اور ترکی زبان میں ان کے آٹھ دیوان شائع ہو چکے ہیں--- شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال کے مقالہ ڈاکٹریٹ کا آپ ہی نے عربی میں ترجمہ کیا ہے--- "جاوید نامہ"--- "گلشن راز جدید" اور "ارمغان حجاز" کا منظوم عربی ترجمہ اور ڈاکٹر علامہ اقبال کے حوالے سے پانچ کتب تحریر کرنے پر حکومت پاکستان نے انہیں "ستارہ امتیاز" کا اعزاز بھی عطا کیا ہے--- ڈاکٹر موصوف نے امام احمد رضا کے چھوٹے بھائی مولانا حسن

ارمغانِ رضا

محمد احمد رضا خاںؒ افغانی

مرتّبہ

پروفیسور ڈاکٹر محمد مسعود احمد

•

المختار پبلی کیشنز

۲۵- جاپان مینشن، رضا چوک، ریگل صدر، کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

NEGLECTED GENIUS OF THE EAST

An Introduction to the life and the works of

MAULANA AHMAD RAZA KHAN

of Bareilly (India)
1272/1856 - 1340/1921

By

PROFESSOR
MUHAMMAD MAS'UD AHMAD
M.A; Ph.D.

IDARA-I-TAHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA (Regd).

234/7 3rd Floor Nasheman Building Stretchen Road Karachi

رضا خاں کا شہداء کربلا کے حوالے سے طویل اردو قصیدے کا منظوم عربی ترجمہ بھی کیا ہے۔۔۔۔ ان دنوں عربی نثر میں شرح سلام رضا کی طرف متوجہ ہیں۔(۱۵)

جامعہ ازہر کے ایک اور استاذ ڈاکٹر احمد حسین اجمیری، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے انگریزی رسالہ

"NEGLECTED GENIUS OF THE EAST"

کا عربی ترجمہ کر رہے ہیں۔۔۔۔

حال ہی میں جامعہ ازہر سے ایک اہم اور تاریخی کارنامہ سرانجام پایا ہے کہ جامعہ ازہر کی تاریخ میں پہلی بار امام احمد رضا کے حوالے سے پاکستان کے ایک فاضل مشتاق احمد شاہ نے درج ذیل عنوان پر عربی میں مقالہ لکھ کر ایم۔ فل کی ڈگری حاصل کی۔

"الامام احمد رضا خاں و اثر ہ فی الفقہ الحنفی"۔

فاضل موصوف نے ڈاکٹر عبدالفتاح محمد النجار کی نگرانی میں کام کیا۔ ۲۵ر فروری ۱۹۹۸ء کو ان کا مناقشہ ہوا جس میں ڈاکٹر عبدالفتاح کے علاوہ پروفیسر شیخ احمد محمد المصری اور پروفیسر محمد سید احمد عامر نے شرکت فرمائی، اس موقع پر ممتحن حضرات نے امام احمد رضا کی فقاہت کا اعتراف کرتے ہوئے مشتاق احمد شاہ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ ان کے موضوع سے اتنی عظیم ہستی کا تعارف ہوا جس کی خدمات عرب دنیا میں مخفی تھیں۔۔۔۔

فاضل موصوف مشتاق احمد شاہ الازہری کے اس تاریخی کارنامے پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان نے انہیں "امام احمد رضا ریسرچ

جامعة الأزهر
كلية الشريعة والقانون بالقاهرة
الدراسات العليا
قسم الفقه العام

الإمام أحمد رضا خان وأثره فى الفقه الحنفى

رسالة مقدمة لنيل درجة التخصص "الماجستير"

تحت إشراف

فضيلة الأستاذ الدكتور/ عبد الفتاح محمد النجار

أستاذ الفقه العام المساعد المتفرغ بكلية الشريعة والقانون - طنطا

بجامعة الأزهر

إعداد الباحث

مشتاق أحمد شاه بن بيرنادر شياه

١٤١٨هـ / ١٩٩٧م

مشتاق احمد شاہ کے مقالہ ایم۔ فل کا سرورق

ایوارڈ ۱۹۹۸ء" پیش کرتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور یہ ادارہ ہی کیا تمام اہلیان پاکستان بلکہ عالم اسلام کے تمام محبان رضا ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں---- فاضل موصوف جامعہ ازہر ہی سے امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی کی تیاری کر رہے ہیں----(۱۶)

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے فاضل مولانا ممتاز احمد سدیدی (ابن علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری) بھی جامعہ ازہر سے امام احمد رضا کی شاعری کے حوالے سے ایم۔ فل کا مقالہ تیار کر رہے ہیں' ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس (استاذ کلیتہ الدراسات الاسلامیہ والعربیہ' قسم اللغتہ العربیہ و ادبہا) ان کے نگران ہیں۔ موصوف کا عنوان ہے :

"الشیخ احمد رضا خان البریلوی الهندی شاعر اعربیا"(۱۷)

ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس نے خود بھی امام احمد رضا پر ایک مقالہ تحریر فرمایا ہے جس کا عنوان ہے:

"الامام محمد احمد رضا خان البریلوی

مصباح هندی بلسان عربی" (۱۸)

ایک اور فاضل منظور الاحمد القاری النقشبندی' امام احمد رضا کی فقہی خدمات کے حوالے سے درج ذیل عنوان پر ایم۔ فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں۔

"احمد رضا خان و خدماته فی فقه الاسلام" (۱۹)

پروفیسر شیخ سید حازم اور ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس کی کوششوں سے جامعتہ الازھر کے سابق پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد اسعدی فرھود---- سابق ڈین' کلیتہ اللغتہ العربیہ' ڈاکٹر رجب الیومی اور رئیس رابطہ الادب

جامعة الأزهر الشريف
كلية الدراسات الإسلامية والعربية
للبنين بالقاهرة
قسم اللغة العربية وادابها

خطة البحث

للحصول على درجة التخصص «الماجستير»

في الأدب والنقد

الموضوع

الشيخ أحمد رضا خان البريلوي الهندي
شاعرا عربيا

١٢٧٢هـ - ١٣٤٠هـ

تحت اشراف

الاستاذ الدكتور/ رزق مرسى ابو العباس

مقدمة من الباحث

ممتاز أحمد سديدى محمد عبد الحكيم شرف القادرى

١٤١٧هـ - ١٩٩٧م

ممتاز احمد سدیدی کے مقالہ ایم۔ فل کا سرورق

(مخطوط)

الإمـــام

محمد أحمد رضا خان البريلوى

مصباح هندى بلسان عربى

تأليف

دكتور/ رزق مرسى أبو العباس

أستاذ بقسم اللغة العربية وآدابها

كلية الدراسات الإسلامية والعربية

جامعة الأزهر الشريف

القاهرة

تم تأليفه فى يوم الثلاثاء الثانى فى شهر المحرم الحرام عام ١٤١٩هـ

الثامن والعشرين من شهر أبريل عام ١٩٩٨م

الحدیث، جامعتہ الازہر، ڈاکٹر محمد عبدالمنعم الجفاجہ بھی امام احمد رضا کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔(۲۰)

جامعہ ازہر کے ان اکابر اساتذہ کا متوجہ ہونا، اہل عرب کو دعوت فکر دیتا ہے کہ امام احمد رضا کے مشن "فروغ عشق رسول" (صلی اللہ علیہ وسلم) کو، تعلیمات امام احمد رضا کے ذریعہ دنیائے عرب میں عام کرنا ہوگا۔

الحمدللہ--- آج امام احمد رضا کے علم و فن کی مہک سے پورا عالم اسلام مہک رہا ہے--- اور کیوں نہ مہکتا کہ خود امام احمد رضا کی شخصیت خوشبوئے عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مہک رہی ہے--- کیا خوب فرمایا تھا ؎

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اس مہک کو قید نہیں کیا جا سکتا، یہ مہک لافانی و لاثانی ہے--- حاسدین لاکھ کوشش کریں، جوں جوں امام احمد رضا کے فضل و کمال کی مہک فضاء میں بلند ہو رہی ہے اسی قدر علاقہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے مہکتا جا رہا ہے--- امام احمد رضا "مشن عشق رسول" کا نام ہے، ان کا علمی سرمایہ "خوشبوئے عشق رسول" ہے--- بھلا اسے کون مقید کر سکتا ہے--- یہ تو ہوا کے دوش پر محو پرواز ہے--- ہاں، ہاں

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر میں لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

فقیر اقبال احمد اختر القادری غفرلہ

حوالہ جات

۱۔ حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ، الاستاذ (مقدمہ) بساتین الغفران، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء
۲۔ محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، امام احمد رضا اور عالمی جامعات، مطبوعہ رحیم یار خان ۱۹۹۰ء
۳۔ محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، امام احمد رضا اور عالم اسلام، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۱۸
۴۔ ایضاً" صفحہ ۱۱۷۔۱۱۸
۵۔ ایضاً" صفحہ ۱۴۶
۶۔ ایضاً" صفحہ ۱۴۶
۷۔ شہاب الدین رضوی، مولانا، مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، مطبوعہ ممبئی، صفحہ ۱۴۷
۸۔ محی الدین الوائی، پروفیسر، شخصیات اسلامیہ من الہند "۱۶" مولانا احمد رضا خاں، ماہنامہ صوت الشرق قاہرہ، شمارہ فروری ۱۹۷۰ء، صفحہ ۱۶۔۱۷
۹۔ حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ، الاستاذ (مقدمہ) بساتین الغفران، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء
۱۰۔ ایضاً"
۱۱۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۸ء مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء
۱۲۔ ایضاً"
۱۳۔ ہفت روزہ آفاق العربیہ، شمارہ ۱۸/ فروری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ قاہرہ، صفحہ سادسہ
۱۴۔ مکتوب مولانا ممتاز احمد سدیدی، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۸/ فروری ۱۹۹۹ء
۱۵۔ ایضاً" محررہ ۸/ فروری ۱۹۹۹ء
۱۶۔ اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر، (ضمیمہ) امام احمد رضا اور عالمی جامعات، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء
۱۷۔ ایضاً"
۱۸۔ ایضاً"
۱۹۔ ایضاً"
۲۰۔ مکتوب مولانا ممتاز احمد سدیدی بنام صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری محررہ ۸/ فروری ۱۹۹۹ء

ماخذومراجع

۱۔ احمد رضا خاں ،امام ،الدولتہ المکیتہ ،مطبوعہ کراچی

۲۔ محمد مسعود احمد ،ڈاکٹر،امام احمد رضا اور عالم اسلام ،مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء

۳۔ محمد مسعود احمد ،ڈاکٹر،امام احمد رضا اور عالمی جامعات ،مطبوعہ رحیم یار خان ۱۹۹۰ء

۴۔ اقبال احمد اختر القادری ،ڈاکٹر، (ضمیمہ) امام احمد رضا اور عالمی جامعات ،مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

۵۔ شہاب الدین رضوی ،مولانا ،مفتی اعظم اور ان کے خلفاء مطبوعہ بمبئی

۶۔ حازم محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ ،پروفیسر،بساتین الغفران ،مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۷۔ حازم محمد احمد عبد الرحیم ،پروفیسر،الامام اکبر المجدد احمد رضا خاں والعالم العربی ،مطبوعہ لاہور ۱۹۹۸ء

۸۔ مجلّہ ،امام احمد رضا رضا کانفرنس ۱۹۹۸ء کراچی

۹۔ ماہنامہ صوت الشرق قاھرہ ،شمارہ فروری ۱۹۷۰ء

۱۰۔ ہفت روزہ آفاق العربیہ ،قاھرہ ،شمارہ ۱۸ر فروری ۱۹۹۹ء

۱۱۔ مکاتیب مولانا ممتاز احمد سدیدی (قاہرہ ،مصر)

مقـــال

الإمام محمد أحمد رضا خان الحنفى القادرى البريلوى

شيخ مشايخ التصوف الإسلامى
وأعظم شعراء المديح النبوى
فى العصر الحديث

إعـــداد

حازم محمد أحمد المحفوظ

كليات اللغات والترجمة - جامعة الأزهر الشريف

القاهـــرة

١٤١٩هـ - ١٩٩٨م

E- mail:

bezmerezvia@hotmail.com
babar@pol.com.pk

Web Page:

http://bezmerezvia.faithweb.com/home.htm